سوال

کاف کے مسائل (100)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اعتکاف کے مسائل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
والصلاۃ والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بیں دن اعتکاف کے لیے آخری عشرہ کا انتخاب بہتر ہے :

عن عبداللہ بن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف العشر الأواخر من رمضان .))

ری ۱۲۷۱)

النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف الأواخر من رمضان فسافر عاما فلم یعتکف فلما کان العام المقبل اعتکف عشرین .))

ری ۱/۳۳۲)

نون اعتکاف یہ ہے کہ رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف کیا جائے البتہ اس سے کم وقت یعنی ایک دن یا رات وغیرہ کے لئے اعتکاف ہوسکتا ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروہی ہے :

ل کنت نذرت فی الجاہلیۃ أن أعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام فقال فأوف بنذرک .))

ری ۱/۲۷۲)

یہی حدیث امام ابنِ ماجہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی سنن میں باب فی اعتکاف یوم اولیلۃ (یعنی ایک دن یا رات کا اعتکاف کرنا) میں لائے ہیں ۔ (۱/۵۲۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص دن رات یا کچھ حصے کی نذر مان لیتا ہے کہ میں اتنا وقت اعتکاف کروں گا تو اسے نذر پوری کرنی چاہیے ۔

ری ۲۰۴۲/مسلم ۱۱۳۷)

ط : اعتکاف مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ مشروع وجائز نہیں ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَلَاتُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ... ۱۸۷ البقرۃ

ان سے مباشرت نہ کرو، اس حال میں کہ تم مساجد میں اعتکاف میں بیٹھے ہوئے ہو۔ ''

اللہ علیہ وسلم کی سنت میں یہی بات شامل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے ۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ :

((السنۃ لا اعتکاف إلا بصوم ولا اعتکاف إلا فی مسجد جامع))

''سنت یہ ہے کہ اعتکاف روزہ کی ساتھ ہی ہوتا ہے اور جامع مسجد میں ہوتا ہے'' ۔ (ابوداؤد ۱/۳۳۵)

ری ۱/۷۲۳)

ضی اللہ عنہا کا فرمان اوپر گزرچکا ہے کہ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہوتا ہے اس لئے اگر عورت اعتکاف کرنا چاہے تو مسجد میں ہی اس کا انتظام کرنا پڑے گا البتہ علامہ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث :

صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج مطہرات رضی اللہ عنہا نے اعتکاف کیا'' پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

ائہن لذلک وامن الفتنۃ والخلوۃ مع الرجال للأدلۃ الکثیرۃ فی ذلک والقاعدۃ الفقہیۃ درء المفاسد مقدم علی جلب المصالح صفۃ صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ."

ث میں عورتوں کے اعتکاف پر جواز کی دلیل ہے اور بلاشبہ یہ بات عورتوں کے ولیوں کی اجازت، فتنہ اور مردوں کے ساتھ خلوت سے بچاؤ کے ساتھ مقید (مشروط) ہے ۔ ''یعنی فسادات اور فتنہ کا اگر خدشہ ہو تو پھر ان سے اجتناب کرنا اور بچنا یہ مصلحتوں کے حاصل کرنے سے زیادہ ضروری اور مقدم ہے ۔

اعتکاف کا طریقہ

کے متعلق اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث تو اوپر گزر چکی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ کا اعتکاف کرتے تھے۔ دوسری حدیث یہ ہے :

علیہ وسلم قالت کان صلی اللہ علیہ وسلم إذا أراد أن یعتکف صلی الفجر ثم دخل معتکفہ.))

ائود ۳۳۴)

ان احادیث کو سامنے رکھتے ہوئے عام اہل علم یہ بات لکھتے ہیں کہ آخری عشرہ کا آغاز بیس رمضان کا سورج غروب ہوتے ہی ہو جاتا ہے۔ لہٰذا معتکف کو چاہیے کہ اکیسویں رات شروع ہوتے ہی مسجد میں آجائے۔ رات بھر تلاوت قرآن، ذکر الٰہی، تسبیح و تہلیل اور نوافل میں مصروف رہے اور صبح نماز فجر

ث سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری عشرے کا اعتکاف بیٹھتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اعتکاف کا آغاز نماز صبح کے بعد کرتے اکیس یا بیس کی صبح کو اس کا تعین واضح نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ معتکف بیس رمضان کی فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف کا آغاز کرے تاکہ اکیس کی رات معتکف میں آ۔

ذرا غور فرمائیں کہ آخری عشرے کا اعتکاف اکیسویں رات بعد از غروبِ آفتاب شروع ہوتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اکیسویں رات کو ہی بلا لیتے اور کہہ دیتے کہ تم نے معتکف تو توڑ پھوڑ دیا ہے۔ اب رات مسجد میں گزارو اور کل صبح یعنی اکیسویں کی صبح کی نماز کے بعد دوبارہ معتکف میں داخل ہو جا

ری ۱/۲۷۲)

ے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

1ج

محدث فتویٰ